حقوقِ والدین

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی سے پیش آئے۔(ابوالشیخ فی التوبیخ۔الادب المفرد)

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا بہترین عمل کونسا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہو۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا عمل؟ ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔(بخاری و مسلم)

(۳) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہشمند ہو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔(مسند احمد۔الادب المفرد)

(۴) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ماں باپ کی رضا میں اور اللہ کا غصہ ماں باپ کے غصے میں پوشیدہ ہے۔(الادب المفرد)

(۵) کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔(الادب المفرد۔بخاری و مسلم)

(۶) تین شخص ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے ان میں سے ایک ماں باپ کا نافرمان بھی ہے۔(الادب المفرد۔احمد)

(۷) ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو موخر کیا جاسکتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مؤاخذہ مرنے سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔(الادب المفرد۔حاکم)

(۸) باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا خود باپ کے ساتھ نیکی سے پیش آنا ہے۔(الادب المفرد)

(۹) جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا قرض ادا کر دیتا ہے اور ان کی مانی ہوئی بات پوری کر دیتا ہے وہ اگرچہ زندگی میں ان کا نافرمان رہا ہو پھر بھی وہ خدا کے نزدیک ان کا فرمانبردار سمجھا جائے گا اور جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد نہ ان کا قرض ادا کرتا ہے نہ مانی ہوئی منت کو پورا کرتا ہے وہ اگرچہ زندگی میں ان کا فرمانبردار رہا ہو پھر بھی خدا کے نزدیک ان کا نافرمان سمجھا جائے گا۔(الادب المفرد)

ماں کے ساتھ اچھا سلوک

(۱۰) بہز بن حکیم علیہ الرحمۃ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے یوں روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا میں احسان کا معاملہ کس کے ساتھ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں سے میں نے پھر پوچھا کس سے نیکی کروں فرمایا اپنی ماں سے میں تیسری مرتبہ اپنا یہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا ماں کے ساتھ میں نے چوتھی مرتبہ پھر پوچھا کس سے بھلائی کروں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا باپ کے ساتھ پھر جو قریبی رشتہ دار ہو وہ مقدم ہے۔

(۱۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مسلمان کے ماں باپ مسلمان ہیں اور وہ صبح شام اجر و ثواب کی نیت ان کی خدمت میں (سلام و مزاج پرسی کے لیے) حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اگر والدین میں سے ایک ہے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور دونوں میں سے کسی ایک کو اس نے خفا کر دیا اور غصہ دلایا تو جب تک وہ راضی اور خوش نہ تو اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں ہوتا۔(حاضرین میں سے) کسی نے کہا وَاِنْ ظَلَمَاہُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاہُ یعنی اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں (تو جواب میں کہا گیا) ہاں اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔

فائدہ: یہ امر دلیل ہے کہ ماں باپ کا حق بہت بڑا ہے حتیٰ کہ اگر ان سے اولاد کے حق میں کوئی ایسی کاروائی سرزد بھی ہو جائے جو انصاف کے خلاف ہو تب بھی ان اطاعت سے سرتابی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی خوشی اور ناخوشی پر موقوف ہے۔(الادب المفرد)

(۱۲) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ آدمی ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو لوگوں نے پوچھا اے خدا کے رسول کون آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ آدمی جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا دونوں کو پایا یا کسی ایک کو اور پھر (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔(مسلم۔الادب المفرد)

(۱۳) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو نیک اولاد بھی ماں باپ پر محبت بھری ایک نظر ڈالتی ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کو ایک حج مقبول کا ثواب بخشتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا اے خدا کے رسول ﷺ اگر کوئی ایک دن میں سو بار اسی طرح رحمت و محبت کی نظر ڈالے آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں اگر کوئی سو بار ایسا کرے تب بھی۔ خدا (تمہارے تصور سے) بہت بڑا اور (تنگ دلی جیسے عیبوں سے) بالکل پاک ہے۔ (مسلم۔ معارف الحدیث)

(۱۴) ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس مال ہے اور میرے باپ کو میرے مال کی ضرورت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا مال اور تم اپنے والدین کے لیے ہو بیشک تمہاری اولاد تمہاری پاک کمائی ہے اس لیے تم اپنی اولاد کی کمائی سے بلا تکلف کھاؤ۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

والدین کا حق بعد موت

(۱۵) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا والدین کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت باقی ہے (یعنی کوئی صورت ہو سکتی ہے) فرمایا ان کے لیے دعا کرنا (جس میں نماز جنازہ بھی شامل ہے) اور ان کے لیے استغفار کرنا اور ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا (بشر طیکہ خلافِ شرع نہ ہو) ان کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرنا جو محض ان کی قرابت کی وجہ سے کی جائے (اس نیت سے رضائے والدین حاصل ہو اور رضائے والدین سے رضائے حق حاصل ہو) اور والدین کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مشکوۃ۔ ابوداؤد۔ الادب المفرد)

(۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی بندۂ خدا زندگی میں ماں باپ کا نافرمان رہا اور والدین میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا اسی حال میں انتقال ہو گیا تو اب اس کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے برابر دعا کرتا رہے اور خدا سے ان کی بخشش کی درخواست کرتا ہے یہاں تک کہ خدا اس کو اپنی رحمت سے نیک لوگوں میں لکھ دے۔ (بیہقی)

(۱۷) والدین کی خدمت کا یہ بھی بقیہ سمجھنا چاہیے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے ملنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ (بخاری۔ الادب المفرد)

والدین کے دوست کا حق

(۱۸) رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے اپنے باپ کے دوست کا خیال رکھو اس سے قطع تعلق نہ کرو (ایسا نہ ہو کہ اس کی دوستی قطع کرنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھادے۔ (الادب المفرد)

ماں باپ پر لعنت بھیجنا

(۱۹) رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی اپنے ماں باپ پر کیونکر لعنت بھیج سکتا ہے؟ فرمایا: "اس طرح کہ جب کوئی کسی کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا تو وہ بھی اس کے ماں باپ دونوں کو برا بھلا کہے گا۔" (بخاری۔ سیرۃ النبی ﷺ)

❋ ماخوذ از اسوۂ رسول اکرم ﷺ ❋

والدین کو ایصالِ ثواب کے لیے خاص دعا

علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ یا اللہ! اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے تو اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔

دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❋ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❋ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ❋ لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❋ وَ لَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ❋ هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ❋ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ❋ (عمدة القارى، كتاب الوضوء، ج:٣، ص:١٧٦، دارالكتب العلمية)